لغت میں ''حُبّ،، کا معنی پیار ومحبت ہے،، اسی سے ''حبیب ومحبوب ہے'' جس سے محبت کی جائے، محبت کی ضد بغض اورنفرت ہے، دراصل محبت: اس قلبی رجحان اورنفس کے میلان کو کہتے ہیں جو محبوب کے لئے ایک فریفتہ دل میں ہمیشہ قائم رہتا ہے،، امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''المحبۃ لاتحد، ای: لایذکر لھا تعریف،، '' محبت کی کوئی مناسب تعریف نہیں کی جاسکتی ہے، حقیقت میں محبت نفس کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں ہوسکتی، یہ رہی بات عام محبت کی، مگر شرعی دائرے میں ہم اپنے نبی محمد عربی ﷺ سے کیوں اور کیسے محبت کریں؟ امام ابن رجب حنبلیؒ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے محبت کے دو درجے ہیں: '' آپ ﷺ سے محبت کرنا فرض ہے، اور یہی محبت تقاضا کرتی ہے کہ آپ جو کچھ اللہ تعالی کی جانب سے لے کر آئے اسے محبت کے ساتھ دل سے قبول کیا جائے، اسے تسلیم کرتے ہوئے اس کی تعظیم کی جائے، اور آپ کے طریقے کو چھوڑ کر کہیں اور سے ہدایت طلب نہ کی جائے، پھر جو کچھ آپ ﷺ نے اللہ تعالی سے ہم تک پہونچایا ہے اس کی پوری پوری تابعداری کی جائے، آپ نے جو کچھ خبر دی ہے اس کی تصدیق کی جائے، اور جس چیز کا حکم فرمایا ہے ان فرائض وواجبات پر عمل کیا جائے اور جس چیز سے منع فرمایا ہے ان محرمات کو ترک کردیا جائے، اور دین اسلام کی ہر طرح سے نصرت واعانت کی جائے،، نبی کریم ﷺ سے محبت کا دوسرا درجہ فضیلت کا ہے: '' اور یہ محبت تقاضا کرتی ہے کہ اخلاق وآداب، نوافل وتطوعات، اکل وشرب، پہننے اوڑھنے ، بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت، اور دیگر عمدہ اخلاق وفضائل میں آپ کی سنتوں اور طریقے کی پوری پوری اقتداء کی جائے،، (استنشاق نسیم الانس من نفحات ریاض القدس: ص: ۳۴، ۳۵) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی مدح وثناء اور آپ کی تعظیم وتوقیر پورے دین کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے، اور احترام وعقیدت، تعظیم ومحبت کے اس پیمانے کو توڑ دینا پورے دین کو ڈھا دینے کا ذریعہ ہے (الصارم المسلول: ۲۷)

ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی ہی کی ذات محبت کے لئے اصل ہے، شرعی محبت کی اساس وبنیاد اللہ تعالی کی محبت پر ہے، ہم جتنی چیزوں سے محبت کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کی محبت کے تابع ہے، انبیاء ورسل سے محبت، فرشتوں سے محبت، اللہ کے بندوں سے محبت، اللہ کی کتاب اور اس کے گھروں سے محبت، اچھے اعمال واخلاق سے محبت محض اس لئے کی اللہ تعالی ان سے محبت کرتا اور اس سے خوش ہوتا ہے، لہذا ہر چیز کی محبت اللہ تعالی کی محبت کا لازمہ ہے، ہم اپنے نبی محمد عربی ﷺ سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ آپ اللہ رب العالمین کے محبوب ہیں، اللہ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے چنا ہے، آپ ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں، نبوت ورسالت کا دروازہ آپ پر بند کردیا گیا، سب سے پہلے آپ ہی قبر سے اٹھائے جائیں گے، صاحب مقام محمود ہیں، صاحب لواء الحمد ہیں، آپ ہی کے لئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا، آپ ہی کو شفاعت عظمی دی گئی ہے، اللہ تعالی اپنے نبی کا مقام ومرتبہ یوں بیان فرماتا ہے: (ورفعنا لک ذکرک/الم نشرح: ۴) اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا، دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے: اے نبی! کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا، اور اللہ تعالی معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے،، (آل عمران: ۳۱) امام ابن کثیرؒ کہتے ہیں: '' یہ آیت کریمہ ہر اس شخص کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے جو اللہ سے محبت کا دعویدار ہے اور محمد ﷺ کے طریقے کے خلاف چلتا ہے، یہاں تک کہ اپنے تمام اقوال، افعال اور احوال میں نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور دین کی تابعداری نہ کرنے لگے، جیسا کہ صحیح مسلم کی مشہور حدیث: آپ ﷺ فرماتے ہیں: '' جس آدمی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر میری مہر نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے،، (ابن کثیر تفسیر ہذہ الآیۃ) امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ایک قوم کا گمان تھا کہ وہ اللہ تعالی سے بڑی محبت کرتی ہے تو اللہ تعالی نے اس آیت کے ذریعہ انہیں آزمایا کہ یہ اپنی محبت کے دعوی میں سچے ہیں یا جھوٹے، اسی لئے بعض علماء تفسیر کہتے ہیں یہ آیت کریمہ سلف کے یہاں آیت امتحان کے نام سے جانی جاتی ہے،

نبی کریم ﷺ سے محبت اور آپ کی تابعداری اس لئے کی جائے کہ ہمارے لئے آپ ہی نجات کا راستہ ہیں، امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: '' ہر شخص کے لئے اللہ تعالی کے عذاب سے نجات اور اس کی رحمتوں کی حصول یابی کا واحد ذریعہ پیارے رسول ﷺ پر ایمان لانا، آپ سے محبت کرنا، آپ کی پیروی کرنا ہے، یہی دنیا وآخرت میں اللہ تعالی کے عذاب سے بچنے اور دونوں جہان میں ہر طرح کی خیر وبھلائی کے حصول کا سبب ہے،، (مجموع الفتاوی: ۴۲۶/۲۷) آپ نے ہمیں کفر وشرک کی تاریکی سے نکالا، ہمیں ہدایت اور اسلام کی روشنی آپ ہی کے ذریعہ سے ملی، آپ نے اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کیلئے کتنی تکلیفیں برداشت کیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: '' تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں (التوبہ: ۱۲۸) آپ ﷺ انسانیت کے کس قدر ہمدرد اور ان کی نجات کے لئے کتنا فکرمند تھے، اللہ تعالی فرماتا ہے: '' ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے (الشعراء: ۳) جو نبی اپنی امت کی نجات کے لئے اس قدر دردمندی اور تڑپ رکھتا ہو جتنا کہ ایک باپ اپنی صلبی اولاد کے لئے نہیں رکھ پاتا، جس نبی کے احسانات اتنے عظیم ہوں بھلا ان سے کیسے نہ عقیدت ومحبت رکھی جائے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: '' ہر نبی کے لئے قبول کی جانے والی دعاء ہے، ہر نبی نے اپنی اس دعاء میں جلد بازی سے کام لیا، اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لئے اس دعاء کو چھپا رکھا ہے، اللہ نے چاہا تو میری امت کے ہر اس شخص کو ضرور ملے گی جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا،، (صحیح مسلم) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ کے اس قول کی تلاوت فرمائی: '' اے میرے پالنے والے معبود! انہوں (معبودان باطلہ) نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے، پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے، (ابراہیم: ۳۶) اور عیسی علیہ السلام کی دعاء: اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُن کو معاف فرما دے تو تُو زبردست ہے حکمت والا ہے،، (المائدہ: ۱۱۸) پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: اے اللہ میری امت، میری امت (کا کیا ہوگا) اور روتے رہے، اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام سے کہا اے جبریل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ اور تیرا رب جانتا ہے۔ ان سے پوچھو، پس جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، پوچھا: نبی کریم ﷺ نے اسی بات کی خبر دی، اور اللہ تعالی خوب جاننے والا ہے، پس اللہ تعالی نے فرمایا اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، بیشک ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو خوش کردیں گے، اور آپ کو غمگین نہ کریں گے،، (صحیح مسلم: ۲۰۲)

رسول اکرم ﷺ سے سچی محبت کی دلیل آپ کی کامل اتباع وپیروی ہے، زبان سے دعوی اور عقیدتمندی کا اظہار کرکے محبت کا ثبوت فراہم نہیں کیا جاسکتا ہے، قاضی عیاض

رحمہ لکھتے ہیں: جان لو کہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے اسے ترجیح دیتا اور اس کی پوری موافقت کرتا ہے، اور اگر ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنی محبت میں جھوٹا اور محض مدعی ہے (الشفاء :۲/۲۲) نبی سے محبت کا پیمانہ اور ضابطہ وہی ہے جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کر کے دکھایا ہے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، کہا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اور میں آپ سے اپنے بیوی بچوں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں، مگر معاملہ یہ ہے کہ: ''میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں، آپ کی یاد آتی ہے صبر نہیں کر پاتا، بھاگا ہوا آپ کے پاس چلا آتا ہوں، اور آپ کو دیکھ کر تسلی حاصل کر لیتا ہوں، اور جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں (تو کانپ اٹھتا ہوں) کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ جنت کے بلند و بالا درجات میں ہوں گے، اور اگر میں جنت میں گیا بھی تو مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دیدار نہ کر سکوں گا، نبی کریم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ جبریل امین یہ آیت کریمہ لے کر آئے: اللہ تعالی فرماتا ہے ××× اور جو بھی اللہ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں (النساء: ۶۹)/ السلسلہ الصحیحہ: ۲۹۳۳) غور طلب بات یہ ہے کہ صحابی نے آپ سے قلبی تعلق اور محبت کا اظہار کیا تھا، مگر جب اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و پیروی کرنے والوں کی کامیابی اور ان پر انعام و اکرام کا ذکر فرمایا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ محض اچھل کود مچانے، میلاد النبی کے نام پر غیر شرعی اعمال و مراسم کو اپنانے، جلوس نکالنے، قصیدے پڑھنے، اور آپ کی آمد کا انتظار اور مرحبا کہنا حقیقت میں دعوائے محبت کے خلاف ہے، اگر سچی محبت ہوتی تو آپ کی سنتوں کی اقتداء کی جاتی، اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کے خلاف بدعات و رسم و رواج کے ذریعہ محبت کا ثبوت نہیں دیا سکتا ہے، نبی سے محبت یہ ہے کہ آپ کی لائی ہوئی شریعت اور دین کی آبیاری کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا جائے، آپ کے ہر حکم پر اپنی جبین نیاز کو خم کر دیا جائے، آپ کی توقیر و تعظیم کی جائے، اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ آپ سے محبت کی جائے، جیسے صحابہ کرام نے عملی طور پر ثابت کر کے دکھایا: سعد بن ربیع انصاری بدری صحابی ہیں، غزوہ احد میں زخمیوں کے بیچ میں پڑے ہیں، تیروں اور تلواروں کے ستر سے زائد زخم لگے ہیں، موت و حیات کی کشمکش میں ہیں، حضرت زید بن ثابت تلاش کرتے ہوئے پہونچتے ہیں

: اے سعد اللہ کے رسول نے آپ کو سلام کہا ہے، اور آپ نے پوچھا ہے کہ کیا محسوس کر رہے ہو؟ کہا: نبی کریم ﷺ سے میرا سلام کہنا، میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم انصار سے کہہ دینا کہ جب تک تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کرنے والی باقی ہے تمہارے ہوتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو کچھ ہو گیا تو اللہ کے پاس کوئی عذر پیش نہ سکو گے،، (موطا امام مالک) نبی کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی زندگی قربان کر دی اور دنیا سے جاتے جاتے اپنی قوم کو اطاعت و فرمانبرداری کا پیغام دے رہے ہیں،، نبی کریم ﷺ سے محبت اس طرح کی جائے کہ آپ کی سیرت کے پڑھنے اور پڑھانے کا اہتمام کیا جائے، سیرت رسول ﷺ کا پیغام زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، اس کے آئینہ میں اپنے آپ کو اپنے اہل و عیال، سماج و معاشرہ کو ڈھالا جائے، سلف صالحین اپنے بچوں کو سیرت مصطفی ﷺ کے پڑھانے، آپ کے اخلاق و عادات، شمائل و اوصاف پر اپنی نسل کو پروان چڑھانے کے حریص ہوتے تھے، تاکہ بچپن ہی سے ان کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت پیدا ہو اور آپ کی اقتدا و پیروی کے جذبے پر ان کی تربیت کی جا سکے، علی بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ''ہمیں نبی کریم ﷺ کے غزوات اور سرایا کے بارے میں ایسے ہی تعلیم دی جاتی تھی جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھائی جاتی (الجامع لاخلاق الراوی: رقم: ۱۵۹۱) اسماعیل بن محمد بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''میرے باپ نبی کریم ﷺ کے غزوات کی ہمیں تعلیم دیتے اور آپ کے سرایا کو شمار کراتے، اور فرماتے: ''اے بیٹے! یہ تمہارے باپ دادا کے کارنامے ہیں اسے ضائع مت ہونے دو، اسے یاد رکھو،، (الجامع لاخلاق الراوی: رقم :۱۵۹۰) افسوس کی آج ہمارا بچہ فلم اسٹار کا نام جانتا ہے، کھلاڑیوں کی پوری ٹیم کا نام گنا سکتا ہے، لیکن اگر نابلد اور جاہل ہے تو اپنے نبی ﷺ کی سیرت اور زندگی سے، آپ کی بیویوں، بیٹیوں، خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ کی سیرت اور تاریخ سے، اور اس میں سرپرستوں کا جرم ان بچوں سے کہیں زیادہ ہے، پھر ہمارے بچوں کے دلوں میں رسول اکرم ﷺ اور آپ کے متعلقین کی محبت احترام و عقیدت کیسے پیدا ہو گی، ہمارا بچہ آپ کی سیرت اور زندگی کو کیسے مثالی زندگی سمجھے گا، اور اس سے وابستگی اختیار کرے گا،، اللہ تعالی ہم سب کو اپنے نبی سے محبت اور سچی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے،

Smile Print, Chembur 9819889864

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۸۲/۸۱، کوٹ والا ہاوس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in